ABSTRACT

Name	:	Md Mubashshir Husain
Supervisor	:	(Prof.) Khalid Mahmood
Department	:	Urdu
Topic	:	Urdu mein Muqaddama Nigari ka Tahqiquee-o-Tanquidi Mutalea

مختلف علوم وفنون کی تحقیق، تفہیم اور اس کی تنقید میں مقدموں کی غیر معمولی اہمیت رہی ہے۔خواجہ الطاف حسین حالی کے دیوان کا مقدمہ ایسا تاریخ ساز کارنامہ ہے کہ اِسی سے اردو تنقید کی باضابطہ داغ بیل پڑتی ہے۔عبدالرحمٰن بجنوری کی کتاب ''محاسنِ کلامِ غالب'' بھی دراصل ''دیوانِ غالب'' (نسخۂ حمیدیہ) کا مقدمہ ہی ہے۔ اِس کی اہمیت یہ ہے کہ غالب شناسی کی کوئی بھی تاریخ اس کتاب کے تذکرے کے بغیر نامکمل ہوگی۔ بابائے اردو مولوی عبدالحق نے تو اتنے زیادہ مقدمے تحریر کیے کہ انھیں اردو کا سب سے بڑا مقدمہ باز کہا جانے لگا۔ ان کے معرکۃ الآرا مقدمات کا مجموعہ بھی شائع ہو چکا ہے۔

مولوی عبدالحق کے علاوہ امتیاز علی خاں عرشی، مسعود حسن رضوی ادیب، مالک رام اور قاضی عبدالودود وغیرہ ممتاز محققین نے جتنی کتابیں ترتیب دی ہیں ان کے مقدموں کی علمی، تاریخی اور تحقیقی حیثیت مسلم ہے۔ دورِ حاضر میں مسعود حسین خاں اور رشید حسن خاں نے چند ایسے اہم مقدمے لکھے ہیں، جن کی تحقیق و تنقید ہر دو اعتبار سے قدر و منزلت مستحکم ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اچھے مقدمے علمی، تاریخی، تحقیقی، تنقیدی اور لسانی کئی جہات سے معنویت وافادیت کے حامل ہوتے ہیں۔

کسی خاص شعبۂ علم، فن یا صنفِ ادب کا تعارف مقدموں کے ذریعے ہوتا ہے۔ کچھ مقدموں میں شعرا و ادبا کی سوانح و شخصیت اور کسی خاص عہد کی سیاسی، سماجی، تہذیبی اور ادبی صورتِ حال پر تفصیلی روشنی ڈالی جاتی ہے۔

کلاسیکی ادبیات اور شہ پاروں کی تالیف و تدوین کرنے والے محققین کے مقدموں میں دورانِ تحقیق و تدوین پیش آنے والی دشواروں کا تذکرہ ملتا ہے۔جن سے تحقیق سے متعلق کئی اہم مسائل پر روشنی پڑتی ہے۔خصوصاً متن کی تصحیح اور اصل متن تک رسائی کے لیے مرتب کو جن جاں گسل مراحل سے گزرنا پڑتا ہے اس سے نہ صرف آگاہی ہوتی ہے بلکہ ایک تحقیقی بصیرت بھی حاصل ہوتی ہے۔

کسی فن پارے پر دوسرے کا لکھا ہوا مقدمہ عموماً چند اہم تنقیدی مباحث کا پیش خیمہ بھی ثابت ہوا ہے۔ مثلاً مولوی عبدالحق کے ''مقدمہ انتخاب میر'' کو ''نقدِ میر'' کے باب میں غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ اُسی طرح شمس الرحمٰن فاروقی کے دیباچہ ''شعرِ شور انگیز'' میں کلاسیکی غزل کی شعریات اور میر کی شعریات پر بے حد تفصیلی بحث کی گئی ہے۔

جب کوئی اچھا ماہرِ لسانیات کسی قدیم متن کی تدوین کرتا ہے تو وہ اپنے مقدمے میں اس متن کا لسانی تجزیہ و تحلیل بھی کرتا ہے جس سے نہ صرف اس متن کے مصنف اور اس عہد کی زبان کا سراغ ملتا ہے بلکہ اس حوالے سے اردو زبان کی ارتقائی کڑیوں کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

لیکن حیرت ہے کہ مقدموں کی ایسی ہمہ گیر اہمیتوں کے باوجود اس طرف توجہ نہیں دی گئی۔ انھیں عوامل کے پیشِ نظر مقدموں کے تحقیقی وتنقیدی مطالعے کی ضرورت محسوس کی گئی۔ میں نے اس موضوع پر مقالہ لکھنے کی کوشش کی ہے۔

یہ مقالہ چھ ابواب پر مشتمل ہے۔ ان ابواب کی تفصیل ذیل میں ملاحظہ ہو:

باب اوّل میں مقدمہ نگاری کے فن سے بحث کی گئی ہے۔ اس باب کے تحت لفظ ''مقدمہ'' کے معانی و مفاہیم کی تحقیق کے لیے اردو، عربی، فارسی اور انگریزی لغات اور فرہنگوں سے استفادہ کیا گیا ہے اور پھر انٹرنیٹ پر موجود مواد اور اردو محققین و ناقدین کے حوالے سے مقدمے کی تعریف، اقسام، اصول وضوابط، اجزائے ترکیبی اور فنی مباحث کا احاطہ کیا گیا ہے۔

باب دوم میں مقدمہ کے مترادفات کا تفصیلی مطالعہ کیا گیا ہے۔ دراصل کتاب کی تمہیدی تحریر کے لیے کوئی ایک اصطلاح متعین نہیں ہے۔ لیکن عموماً تین عنوانات دیکھنے کو ملتے ہیں۔ مقدمہ، دیباچہ اور پیش لفظ۔ یہ تینوں الفاظ لغوی اعتبار سے گرچہ مترادف ہیں اور ان تینوں کے مابین مشترک خصوصیات بھی پائی جاتی ہیں لیکن مسلمہ لسانیاتی اصول کے مطابق کوئی دو الفاظ مکمل طور پر کبھی ہم معنی یا مترادف نہیں ہوسکتے۔ چوں کہ لفظ الگ الگ ہیں تو کچھ نہ کچھ فرق بھی ضرور ہوگا۔ اس باب میں تقریظ، دیباچہ اور پیش لفظ کے مابین تفریق و مماثلت کا جائزہ لیا گیا ہے اور ان کی روایتوں پر بھی نظر ڈالی گئی ہے۔

باب سوم مقدمہ شعر و شاعری کے تحقیقی وتنقیدی مطالعے پر مشتمل ہے۔ اس باب میں مقدمہ شعر و شاعری کے اشاعتی احوال، پس منظر، مقدمے کے پیچھے حالی کا ذہنی سفر، انگریزی شعر و ادب سے حالی کے استفادے کی نوعیت، مقدمے کے ماخذ اور مشمولات کا تحقیقی وتنقیدی مطالعہ کرنے کی سعی کی گئی ہے۔

باب چہارم میں اردو کے چند اہم مقدمہ نگاروں کا تحقیقی وتنقیدی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔ اس باب کے تحت مولوی عبدالحق، مسعود حسن رضوی ادیب، قاضی عبدالودود اور مالک رام کے اہم مقدموں کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ لیا گیا۔

باب پنجم میں چند اہم متون پر لکھے گئے مقدمات کا تحقیقی وتنقیدی مطالعہ کیا گیا ہے۔ بعض نثری اور شعری متون کی غیر معمولی اہمیت کے پیشِ نظر انھیں ہر مزاج، میلان اور ہر عہد کے محققین و ناقدین اپنے اپنے طور پر مرتب کرکے اس پر مقدمہ تحریر کرتے ہیں۔ ان میں کلامِ میر، کلامِ غالب اور باغ و بہار ایسے ہی قابلِ ذکر متون ہیں جن پر درجنوں اربابِ تحقیق وتنقید نے مقدمات رقم کیے ہیں۔ ایسے میں ایک ہی متن پر کئی مقدموں کا اگر موازنہ و تقابل کیا جائے تو بڑے دلچسپ اور معنی خیز نتائج برآمد ہوسکتے ہیں۔ اسی نقطۂ نظر سے اس باب میں کلامِ میر، کلامِ غالب اور باغ و بہار پر تحریر کردہ مقدمات کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ کیا گیا ہے۔

باب ششم میں دورِ حاضر کے اہم مقدمہ نگاروں کا تحقیقی وتنقیدی تجزیہ کیا گیا ہے۔ اس باب میں دورِ حاضر کے دو اہم ترین محقق، ناقد اور ماہر لسانیات مسعود حسین خاں اور رشید حسن خاں کے اہم مقدموں کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ لینے کی کوشش کی گئی ہے۔